مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، کیاان باتوں سے نکاح پر کوئی فرق پڑتا ہے، کہ بیوی استغفار پڑھ رہی تھی تو اسے استغفار پڑھتے سن کر شوہر کہے، بس اب شروع ہو جاو استغفار استغفار (منہ چڑانے والے انداز میں) ساتھ بیٹھا تیسرا شخص کہے اچھی بات ہے اللہ کا ذکر ہے کرنے دو۔

سوال ۲: میری تو اللہ نہیں سنتا کسی اور نے کیا سنی ہے

دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

ج نمبر ا: صورت مسئولہ میں متعاقدین کے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑا، تاہم شوہر کو چاہیے کہ نصیحت کی بات پیار محبت سے کہے، منہ چڑانے سے اجتناب کرے۔

ج نمبر ۲ : یہ بہت ہی نامناسب بات ہے کہ نعوذ باللہ، "میری تو اللہ نہیں سنتا کسی اور نے کیا سنی ہے" توبہ استغفار کرنا چاہیے، اللہ تعالی کی طرف سے ہمہ وقت بے شمار نعمتیں ہمارے اوپر برستی رہتی ہیں، ہم کو شکر گذار بندہ بننا چاہیے، ایسا لگتا ہے کہ آپ دعا کی حقیقت نہیں سمجھے ہوئے ہیں اور دعا جس طرح مانگنی چاہیے، اس طرح نہیں مانگتے ہیں، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے، جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں، کم سے کم دعا اُس طرح تو کرنا چاہیے کہ درخواست دینے کے وقت آنکھیں بھی اسی طرف لگی ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن اُدھر ہی ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی سی بناتے ہیں، اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی عرضی منظور ہونے کیلئے پورا زور لگاتے ہیں اور اس کا یقین دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم کو آپ سے پوری امید ہے کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جائے گی، پھر بھی اگر عرضی کے موافق حکم نہ ہوا اور حاکم عرضی دینے والے کے سامنے افسوس ظاہر کرے کہ تمہاری مرضی کے موافق تمہارا کام نہ ہوا تو ہم فوراً یہ جواب دیتے ہیں کہ

حضور مجھ کو کوئی رنج یا شکایت نہیں ہے، اس معاملہ میں میری پیروی میں کمی رہ گئی تھی یا قانون ہی دوسرا تھا، حضور نے کچھ کمی نہیں فرمائی اور اگر اس حاجت کی آئندہ بھی ضرورت ہو تو ہم کہتے ہیں کہ مجھ کو ناامیدی نہیں، پھر عرض کرتا رہوں گا اور اصلی بات تو یہ ہے کہ مجھ کو حضور کی مہربانی کام ہونے سے زیادہ پیاری چیز ہے، کام تو خاص وقت یا محدود درجہ کی چیز ہے، حضور کی مہربانی تو عمر بھر کی اور غیر محدود درجہ کی دولت اور نعمت ہے، ہم مسلمانوں کو دل سے غور کرنا چاہیے! دعا مانگنے کے وقت اور دعا مانگنے کے بعد جب اس کا کوئی نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا، تو کیا ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں، سوچیں اور شرمائیں، جب ہم یہ برتاو نہیں کرتے تو اپنی دعا کو دعا یعنی درخواست کس منہ سے کہتے ہیں، واقع میں کمی ہماری ہی طرف سے ہے، ہماری دعا درخواست ہی نہیں ہوتی، جب ہم اس طرح دعا مانگیں گے، تو پھر دیکھیں کیسی برکت ہوتی ہے اور برکت کا یہ مطلب نہیں کہ جو مانگیں گے، وہی مل جائے گا، کبھی تو وہی چیز مل جاتی ہے، جیسے: کوئی آخرت کی چیزیں مانگے، کیونکہ وہ بندہ کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے، البتہ اس میں ایمان اور اطاعت شرط ہے، کیونکہ وہاں کی چیزیں قانوناً اُسی شخص کو مل سکتی ہیں اور کبھی وہ چیز مانگی ہوئی نہیں ملتی، جیسے: کوئی دنیا کی چیزیں مانگے کیونکہ وہ بندہ کے لئے کبھی بھلائی ہے، کبھی برائی، جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی ہوتی ہے اس کو مل جاتی ہے اور جب بُرائی ہوتی ہے تو نہیں ملتی، جیسے: باپ بچہ کو پیسہ مانگنے پر کبھی دے دیتا ہے اور کبھی نہیں دیتا جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ اس سے ایسی چیز خرید کر کھائے گا جس سے حکیم نے منع کر رکھا ہے۔ تو برکت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز مل جائے بلکہ برکت کا مطلب یہ ہے کہ دعا کرنے سے حق تعالیٰ کی توجہ بندہ کی طرف ہو جاتی ہے، اگر وہ چیز بھی کسی مصلحت سے نہ ملے تو دعا کی برکت سے بندہ کے دل میں تسلّی اور قوت پیدا ہو جاتی ہے اور پریشانی اور کمزوری جاتی رہتی ہے اور یہ اثر حق تعالیٰ کی اس خاص توجہ کا ہوتا ہے جو دعا کرنے سے بندہ کی طرف حق تعالیٰ کو ہو جاتی ہے اور یہی خاص توجہ اجابت اور دعا کی قبولیت کا وہ یقینی درجہ ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ کی طرف سے دُعا کرنے والے کے لئے ہوا ہے اور مانگی ہوئی ضرورت کا عطا فرما دینا یہ اجابت اور قبولیت کا دوسرا درجہ ہے، اس کو ایک مثال سے سمجھنا چاہیے، کوئی حکیم سے

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء

درخواست کرے کہ میرا علاج فلاں دوا سے کر دیجیے، تو اگر حکیم علاج شروع کر دیں، تو یہ سمجھا جائے گا کہ علاج کی منظوری حاصل ہو گئی اور یہی اصل منظوری ہے، باقی حکیم سے کسی خاص دوا کا مطالبہ، اس کی منظوری حاصل ہونا ضروری نہیں ہے، کبھی حاصل ہو جائے گی اور کبھی نہیں ہو گی، اس بارے میں حکیم مریض کی مصلحت دیکھے گا۔(ماخوذ از حیاۃ المسلمین) یہ مضمون تشفی کے لیے کافی ہے، اس کو بار بار پڑھیں؛ بلکہ بہتر یہ ہے کہ کسی عالم دین سے سمجھ لیں۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۵/صفر المظفر/۱۴۴۵ھ

2023/09/12ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 168/12
التاریخ: 12/9/23
الجامعۃ الاشرفیہ شارع فیروز پور لاہور

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

الجواب صحیح
زاہد منیر
۲۵/۲/۱۴۴۵ھ
۱۲/۹/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
محمد یاسر ستار